سامنے ایک آدمی آ کے کھڑا ہوا جو بہت معمولی شکل و صورت اور معمولی لباس میں تھا مولانا نے سلام پھیر کر اس سے معانقہ کیا اور کہا کہ آپ کو چالیس برس کے بعد دیکھا ہے" جب کہ ان کا لڑکپن تھا۔

پاکستان بننے کے بعد مولانا کا تعلق ہندوستان سے نہیں رہا، لیکن ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں خان عبدالغفار خان، مولانا عبیداللہ سندھی کی طرح مولانا کے نام کو بھی بھلایا نہیں جاسکے گا۔

مولانا کو میں نے "گیا" میں قریب سے دیکھا تھا، ان کی جرأت اور انگریزی حکومت کی مخالفت میں ان کی مجاہدانہ زندگی اور غیر مصالحانہ روش مجھ سے کہتی تھی کہ تو بھی نہ ڈر اور بے خطر اس آتش نمرود میں کود جا۔ مولانا نے جس طرح ساری زندگی جہادِ آزادی میں گزاری اور مسلسل قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اس کی نظیر آسانی سے نہیں مل سکتی ہے۔ وہ آزادی کی لڑائی کے سپاہی بھی تھے اور سپہ سالار بھی اور تنہا لشکر جرار بھی، ان کے نفس گرم کی تاثیر نے ہزاروں اشخاص کے دلوں میں آزادی کا جوش بھر دیا۔ اس دور کو دیکھنے والی نسل بھی اب تیزی کے ساتھ ختم ہوتی جارہی ہے، رہے نام اللہ کا۔

"ٹوٹے ہوئے تارے" (صفحات ۱۳۶ تا ۱۳۸)

دُعائے مغفرت

- ادارہ نقیبِ ختم نبوت کے بہت ہی مخلص مُعاون جناب حامد سراج صاحب (خانقاہ سراجیہ) کے ماموں گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔
- مجلس احرارِ اسلام چیچہ وطنی کے کارکن جناب محمد شفیع اور محمد اکرم کے نانا پچھلے دنوں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے (آمین) اراکینِ ادارہ لواحقین کے غم میں شریک ہے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ ہر دو حضرات کی مغفرت کے لئے خصوصی دُعاؤں کا اہتمام فرمائیں (ادارہ)

آپ کے عطیات:

محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلس احرارِ اسلام کو دیجئے

بذریعہ منی آرڈر:- سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک:- اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی، ملتان

حضرت مرزا محمد حسن چغتائی رحمہ اللہ

حضرت امیر شریعتؒ مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ کی نظر میں

حضرت مرزا محمد حسن چغتائی رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے چند ماہ قبل ذیل کی تحریر ادارہ کو ارسال فرمائی تھی، مگر افسوس کہ وہ اس کی اشاعت سے پہلے ہی ۱۲ر اپریل ۱۹۹۲ء کو آخرت کو سدھار گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (آمین)

۲۱ر اگست کو حضرت امیر شریعتؒ کے یوم وفات کے حوالہ سے یہ تحریر تبرکاً شائع کی جارہی ہے (ادارہ)

خلد آشیانی حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانوی مرحوم و مغفور کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب میرے طالب علمی کے زمانہ میں ۴۳-۱۹۴۲ء میں جمعیۃ المسلمین کہروڑ پکا (جس کے ماتحت ایک پرائمری سکول اور یتیم خانہ چل رہا تھا اور ہمارے جماعتی استاد حاجی ابوالظفر نور محمد مرحوم اس کے روح رواں تھے) کے تبلیغی اجتماعات میں شرکت کے لئے مولانا ظہور احمد بگویؒ کے ہمراہ تشریف لایا کرتے تھے۔ پھر قدرت نے ہمیں مجلس احرار اسلام میں ایک ساتھ کام کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ تو مخلصانہ تعلقات کا ایک غیر منتہی سلسلہ جاری ہوگیا۔ جو ان کے دم واپسیں تک قائم رہا۔

۲۶ر جون ۱۹۶۹ء کو موصوف نے اپنی شدید بیماری کے دوران کراچی سے مجھے ایک ذاتی نوعیت کا گرامی نامہ تحریر کیا۔ اس میں شاہ جیؒ کا تذکرہ جس والہانہ انداز سے کیا گیا ہے اگر میں اسے اپنی احرار برادری سے اوجھل رکھوں تو یہ شاہ جیؒ کی ہمہ صفت شخصیت سے ناانصافی کے مترادف ہوگا۔ جب کہ اس وقت حضرت امیر شریعتؒ کے کئی ایک سوانحی خاکے زیر ترتیب ہیں۔

مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ لکھتے ہیں:

"میں اب کہ رجب میں بیمار ہوا۔ چیچہ وطنی میں جماعتی خطابت تھی۔ وہاں علاج کرتا رہا مگر آرام نہ آیا شعبان میں ملتان آیا اور حکیم خلیل صاحب جو آبائی طور پیشہ حکمت کرتے ہیں سے علاج کرایا، انہوں نے غلط مرض سمجھ کر علاج کیا۔ مجھے ۱۹۵۱ء میں تپ محرقہ ہوا تھا اس کی وجہ سے معدہ آنتیں خراب ہوچکی تھیں۔ تین سال متواتر بیکار رہا ایک سال تو بخار دامن گیر رہا۔ ۱۰۶ ٹمپریچر اور اسہال کی کثرت! مگر قدرت نے بچالیا۔ اس وقت میرے محسن اعظم میرے مربّی اعلیٰ حضرت امیر شریعتؒ سر پر کھڑے علاج کرا رہے تھے۔ قصبہ میانی میں تین دفعہ تشریف لائے، تین دن تک غربت کدہ پر قیام فرمایا